بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحضور مرشد کریم سائیں سید عبدالحفیظ شاہ

(ماخوز از انٹرنٹ)

ذکر عشق و وصال ہو جاؤں

محوِ اظہار حال ہو جاؤں

ہے تمنائے دل انھیں مانگوں

ایسا دست سوال ہو جاؤں

آپ ان کی مثال ہو جاؤں

آنکھ ہے ان کے دل سے وابستہ

دل ہے ان کی کتاب اور بستہ

میں فنا ہوں بقا رہے باقی

یوں فنائے کمال ہو جاؤں

ان میں کھو کر خیال ہو جاؤں

نہ رہے ہست و بود کا عالم

جو رہے تو شھود کا عالم

جانگزیں جاں ہو جلوہء رنگین

ایسا دلکش خیال ہو جاؤں

ان کا عکس جمال ہو جاؤں

ناز کر خسرو ایسے سودے پر

لے کر نعلیں چل دیے سر پر

ہم سے منگتے تو کیا خریدیں گے

ان کے قدموں کی نعل ہو جاؤں

ان کا ہی جان و مال ہو جاؤں

گیت گاتی رہوں سدا ان کے

ناز اٹھاتے ہیں اولیاء جن کے

میں خوشا مرشد عظیم کی

بلبل خوش خصال ہو جاؤں

وہ ہوں سُر اور میں تال ہو جاؤں

October 16, 2011

(My feelings but not my words. It cannot be said more beautifully…. Rashid)